قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ

ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ کہا ف۱۶۷

اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ۚ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ

کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں ف۱۶۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے دین میں آجائیں

بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ

بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ف۱۶۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ

اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا

اللہ چاہے ف۱۷۰ جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے اللہ ہی پر بھروسا کیا ف۱۷۱ اے

افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾ وَ

ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ف۱۷۲ اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے اور

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا

اس کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ۚۖۛ

نقصان میں رہو گے تو انہیں زلزلہ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ف۱۷۳

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۚۛ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا

شعیب کو جھٹلانے والے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

ہی تباہی میں پڑے تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ف۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے

رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۹۳﴾۠

رب کی رسالت پہنچا چکا اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی ف۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا

ف۱۶۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے۔

ف۱۶۸ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کریں اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ۔

ف۱۶۹ اور تمہارے دین باطل کے قبح و فساد کا علم دیا ہے۔

ف۱۷۰ اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہوا اور ایسا ہی مقدر ہو۔

ف۱۷۱ اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھیگا وہی زیادتِ ایقان کی توفیق دے گا۔

ف۱۷۲ زجاج نے کہا کہ اس کے یہ معنیٰ ہو سکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرما دے، مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔

ف۱۷۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور ان پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہو گئے اب نہ انھیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تاکہ وہاں انھیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوش گوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دوسرے کو پکار پکار کر جمع کر لیا مرد عورتیں بچے سب مجتمع ہو گئے تو وہ بحکم الٰہی آگ بن کر بھڑک اٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ میں کوئی چیز بھن جاتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہل مدین کی طرف بھی اصحاب ایکہ تو ابر سے ہلاک کیے گئے اور اہل مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہو گئے۔

ف۱۷۴ جب ان پر عذاب آیا۔

ف۱۷۵ مگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡیَةٍ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذۡنَاۤ اَهۡلَهَا بِالۡبَاۡسَآءِ
اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی ف۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا
وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ یَضَّرَّعُوۡنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلۡنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الۡحَسَنَةَ
ف۱۷۷ کہ وہ کسی طرح زاری کریں ف۱۷۸ پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ف۱۷۹ یہاں تک
حَتّٰی عَفَوۡا وَّقَالُوۡا قَدۡ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذۡنٰهُمۡ
کہ وہ بہت ہوگئے ف۱۸۰ اور بولے بیشک ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہنچے تھے ف۱۸۱ تو ہم نے انھیں
بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡقُرٰۤی اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا
اچانک ان کی غفلت میں پکڑ لیا ف۱۸۲ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ف۱۸۳
لَفَتَحۡنَا عَلَیۡهِمۡ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ وَلٰكِنۡ كَذَّبُوۡا
تو ضرور ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انھوں نے تو جھٹلایا
فَاَخَذۡنٰهُمۡ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهۡلُ الۡقُرٰۤی اَنۡ
ف۱۸۵ تو ہم نے انھیں ان کے کیے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷ نہیں ڈرتے کہ ان پر
یَّاۡتِیَهُمۡ بَاۡسُنَا بَیَاتًا وَّهُمۡ نَآىِٕمُوۡنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهۡلُ الۡقُرٰۤی اَنۡ
ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا
یَّاۡتِیَهُمۡ بَاۡسُنَا ضُحًی وَّهُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوۡا مَكۡرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاۡمَنُ
عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں ف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے بے خبر ہیں ف۱۸۹ تو
مَكۡرَ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمۡ یَهۡدِ لِلَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ
اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے ف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے وارث ہوئے
الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَهۡلِهَاۤ اَنۡ لَّوۡ نَشَآءُ اَصَبۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ ۚ وَنَطۡبَعُ
انھیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انھیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں ف۱۹۱ اور ہم
عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلۡكَ الۡقُرٰی نَقُصُّ عَلَیۡكَ مِنۡ
ان کے دلوں پر مہر کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سنتے ف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں ف۱۹۳ جن کے احوال ہم تمھیں سناتے

ف۱۷۶ جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا ہو ف۱۷۷ فقر و تنگدستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا ف۱۷۸ تکبر چھوڑیں توبہ کریں حکم الٰہی کے مطیع بنیں ف۱۷۹ کہ سختی و تکلیف کے بعد راحت و آسائش پہنچا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت و شکرگزاری کا مستدعی ہے۔

ف۱۸۰ ان کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔

ف۱۸۱ یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں۔ اُس سے ان کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت و سزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہیئے نہ ان لوگوں نے شدت و تکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت و آرام سے ان میں کوئی جذبۂ شکر و طاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے۔

ف۱۸۲ جب کہ انھیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور بندوں کو گناہ و سرکشی ترک کرکے اپنے مالک کا رضا جو ہونا چاہیئے۔

ف۱۸۳ اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے۔

ف۱۸۴ ہر طرف سے انھیں خیر پہنچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن و سلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے

ف۱۸۵ اللہ کے رسولوں کو۔

ف۱۸۶ اور انواع عذاب میں مبتلا کیا۔

ف۱۸۷ کفار خواہ وہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد و پیش کے یا اور کہیں کے۔

ف۱۸۸ اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں۔

ع ۱۲ ۲

ف۱۸۹ اور اس کے ڈھیل دینے اور دنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں۔

ف۱۹۰ اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خثیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نور نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو۔

ف۱۹۱ جیسا کہ ہم نے ان کے مورثوں کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا ف۱۹۲ اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے ف۱۹۳ قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لوط و قوم حضرت شعیب کی۔

أَنْبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا

ہیں ف۱۹۴ اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں ف۱۹۵ لے کر آئے تو وہ ف۱۹۶ اس قابل ہوئے

بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ

کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ف۱۹۷ اللہ یونہی چھاپ لگا دیتا ہے کافروں کے دلوں پر ف۱۹۸

مَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَإِنْ وَّجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور ان میں اکثر کو ہم نے قول کا سچّا نہ پایا ف۱۹۹ اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ

پھر ان ف۲۰۰ کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں ف۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں

فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ

کی طرف بھیجا تو انھوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۲۰۲ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں کا اور موسیٰ

مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ إِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ لا حَقِيْقٌ عَلٰٓى

نے کہا اے فرعون میں پروردگارِ عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار ہے کہ

أَنْ لَّآ أَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اللہ پر نہ کہوں مگر سچی بات ف۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمھارے رب کی طرف سے

فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ ؕ قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَأْتِ

نشانی لے کر آیا ہوں ف۲۰۴ تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے

بِهَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

ہو تو لاؤ اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ ۚ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع قَالَ الْمَلَأُ

ہو گیا ف۲۰۶ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷ قوم فرعون کے سردار

مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ لا يُّرِيْدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ

بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمھیں تمھارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا

ف۱۹۴ تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں۔

ف۱۹۵ یعنی معجزات باہرات ف۱۹۶ تا دمِ مرگ

ف۱۹۷ اپنے کفر و تکذیب پر جمے ہی رہے۔

ف۱۹۸ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

ف۱۹۹ انھوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کیے ان پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یاربّ تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے (مدارک)

ف۲۰۰ انبیاء مذکورین۔

ف۲۰۱ یعنی معجزات واضحات مثل ید بیضا و عصا وغیرہ۔

ف۲۰۲ انھیں جھٹلایا اور کفر کیا۔

ف۲۰۳ کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں۔

ف۲۰۴ جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں۔

ف۲۰۵ اور اپنی قید سے آزاد کر دے تاکہ وہ میرے ساتھ ارضِ مقدسہ میں چلے جائیں جو ان کا وطن ہے۔

ف۲۰۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دُم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اُس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر پھر اس نے فرعون کی طرف رُخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رُخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے۔ فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا اے موسیٰ تمھیں اس کی قسم جس نے تمھیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمھارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اُٹھا لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا ف۲۰۷ اور اس کی روشنی اور چمک نورِ آفتاب پر غالب ہو گئی ف۲۰۸ جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا ف۲۰۹ مصر

۱۳
ع ۹
۳

مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِی

چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے بولے انھیں اور ان کے بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہراؤ

الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ

شہروں میں لوگ جمع کرنیوالے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ف۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے

فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ

پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم غالب آئیں بولا ہاں

وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّاۤ اَنْ

اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے اے موسیٰ یا تو ف۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے

نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ

والے ہوں ف۲۱۳ کہا تمہیں ڈالو ف۲۱۴ جب انھوں نے ڈالا ف۲۱۵ لوگوں کی

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى

آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو

مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ فَوَقَعَ

وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۲۱۶ تو حق

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر

صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾

پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے ف۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے ربّ پر

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ

جو ربّ ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت

لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ

دوں یہ تو بڑا جعل ہے جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو ف۲۱۹

ف۲۱۰ حضرت ہارون۔

ف۲۱۱ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے۔

ف۲۱۲ پہلے اپنا عصا

ف۲۱۳ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض انھیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا

ف۲۱۴ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لیئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پروا نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ ان کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا۔

ف۲۱۵ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسّے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے منظر آنے لگے اور میدان اُن سے بھرا معلوم ہونے لگا۔

ف۲۱۶ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دُم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو انھوں نے جمع کیے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہو گیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرتِ بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی ضرور یہ امر سماوی ہے یہ بات سمجھ کر وہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔

ف۲۱۷ یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں۔

ف۲۱۸ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر۔

ف۲۱۹ اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ۔

ف۲۲۰ کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں ف۲۲۱ نیل کے کنارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دُنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ کاٹنے والا فرعون ہے، فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف۲۲۲ تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے ربّ کی لقاء اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرمادے گا ف۲۲۳ یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر اونڈیل دیا جاتا ہے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

تو اب جان جاؤ گے ف۲۲۰ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں

ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا

کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا ف۲۲۱ بولے ہم اپنے ربّ کی طرف پھرنے والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا

تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا

کیا بُرا لگا یہی نہ کہ ہم اپنے ربّ کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے ربّ ہمارے

صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ

ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں مسلمان اُٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو

مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ

موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے

سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم انکے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ

اور ہم بیشک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور صبر کرو ف۲۲۹ بیشک زمین کا

لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا

مالک اللہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲

اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى

بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا

رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ

ربّ تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمھیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ

ہو ف۲۳۵ اور بیشک ہم نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ف۲۳۶

ف۲۲۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اوّل وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید۔

ف۲۲۵ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انھوں نے اس لیے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مدارک)

ف۲۲۶ کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کیے ہوئے معبودوں کی سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لیے بُت بنوا دیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حُکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی ربّ ہوں اور ان بتوں کا بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دہری تھا یعنی صانع عالم کے وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبّر کواکب ہیں اسی لیے اس نے ستاروں کی صورتوں پر بُت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لیے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہتا تھا۔

ف۲۲۷ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو مُوسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا جب انھوں نے ایسا کیا تو مُوسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے ان کو نزولِ عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا، کیونکہ وہ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے معجزے کی قوّت سے مرعوب ہوچکا تھا اسی لیے اس نے اپنی قوم سے یہ کہا کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کی تعداد گھٹا کر ان کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بیشک ان پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے اس کی شکایت کی اس کے جواب میں حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے) ف۲۲۸ وہ کافی ہے۔

ف۲۲۹ مصیبتوں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں ف۲۳۰ اور زمین مصر بھی اسی میں داخل ہے ف۲۳۱ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بنی اسرائیل کو توقع دلائی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل ان کی زمینوں اور شہروں کے مالک ہوں گے ف۲۳۲ انھیں کے لیے فتح و ظفر ہے اور انھیں کے لیے عاقبت محمودہ ف۲۳۳ کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا ف۲۳۴ کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی ف۲۳۵ اور کس طرح شکر نعمت بجالاتے ہو ف۲۳۶ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا۔

ف۲۳۷ اور کفر و معصیت سے باز آئیں فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی ان پر اس لیے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی ہی بڑھتی رہی ف۲۳۸ اور ارزانی و فراخی و امن و عافیت ہوتی ف۲۳۹ یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اس کو اللہ کا فضل نہ جانتے اور شکرِ الٰہی نہ بجا لاتے ف۲۴۰ اور کہتے کہ یہ بلائیں ان کی وجہ سے پہنچیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں ف۲۴۱ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہنچتا ہے اور یہ ان کے کفر کے سبب ہے بعض مفسرین فرماتے ہیں معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت تو وہ ہے جو ان کے لیے اللہ کے یہاں

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا

کہ کہیں وہ نصیحت مانیں ف۲۳۷ تو جب انھیں بھلائی ملتی ف۲۳۸ کہتے یہ ہمارے لیے

هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ

ہے ف۲۳۹ اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰؑ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے ف۲۴۰ سن لو

اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ

ان کے نصیبہ کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے ف۲۴۱ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور

قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ

بولے تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح ایمان لانے والے

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ

نہیں ف۲۴۲ تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ف۲۴۳ اور ٹیڑھی اور گھن (یا کلنی یا جوئیں)

وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

اور مینڈک اور خون جدا جدا نشانیاں ف۲۴۴ تو انھوں نے تکبر کیا ف۲۴۵ اور وہ مجرم قوم

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا

تھی اور جب ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا

رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ

کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمھارے پاس ہے ف۲۴۶ بیشک اگر تم ہم پر عذاب اٹھا دو گے تو ہم

لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمھارے ساتھ کر دیں گے پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیتے

الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا

ایک مدت کے لیے جس تک انھیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے تو ہم نے ان سے بدلہ

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا

لیا تو انھیں دریا میں ڈبو دیا ف۲۴۷ اس لیے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے بےخبر

ہے یعنی عذاب دوزخ ف۲۴۲ جب ان کی سرکشی یہاں تک پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی آپ مستجاب الدعوات تھے دعا قبول ہوئی۔

ف۲۴۳ جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر و سرکشی پر جمے رہے تو ان پر آیاتِ الٰہیہ پیاپے وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہو گیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی انھیں ایسے عذاب میں گرفتار کر کہ جو ان کے لیے سزا ہو اور میری قوم اور بعد والوں کے لیے عبرت تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا اندھیرا ہوا کثرت سے بارش ہونے لگی قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی ان کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آ گیا ان میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے سنیچر سے سنیچر تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے ان کے گھروں میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ ہمارے لیے دعا فرمائیے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھی بھیجی وہ کھیتیاں اور پھل درختوں کے پتے مکانوں کے دروازے چھتیں تختے سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلوں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر عہد و پیمان کیا سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹیڑھی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انھیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں، ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمالِ خبیثہ میں مبتلا ہو گئے ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے قمل بھیجے اس میں مفسرین کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ قمل گھن ہے بعض کہتے ہیں جوں بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لیے، کپڑوں میں گھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا کھانے میں بھر جاتا تھا اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا باقی سب کیڑے کھا جاتے یہ کیڑے فرعونیوں کے بال بھنویں پلکیں چاٹ گئے جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے سونا دشوار کر دیا تھا اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور انھوں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دعا فرمائیے چنانچہ سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی حضرت کی دعا سے رفع ہوئی، لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کیے ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لیے منہ کھولتا تو مینڈک کود کر منہ میں پہنچتا ہانڈیوں میں مینڈک کھانوں میں مینڈک چولہوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بجھ

جاتی تھی لیٹتے تھے تو مینڈک اوپر سوار ہوتے تھے اس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد و پیمان لیکر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی دفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بددعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لیے تازہ خون بن گیا انھوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی انھوں نے کہا کیسی نظر بندی ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان ہی نہیں تو فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پانی مانگا تو وہ پانی ان کے برتنوں میں آتے ہی خون ہو گیا تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خون ہو گیا فرعون خود پیاس سے مضطر ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہو گئی سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و السلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے۔

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ

تھے ف۲۴۸ اور ہم نے اس قوم کو ف۲۴۹ جو دبا لی گئی تھی اس زمین ف۲۵۰

الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

کے پورب پچھم کا وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ف۲۵۱ اور تیرے رب کا اچھا

الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ

وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلہ اُن کے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا ف۲۵۲

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ

جو کچھ فرعون اور اس کی قوم بناتی اور جو چنائیاں اٹھاتے تھے اور ہم نے ف۲۵۳ بنی

اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ

اسرائیل کو دریا پار اتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ

ف۲۵۴ بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنا دے جیسا ان کے لیے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل

تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا

لوگ ہو ف۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں یہ ف۲۵۶ لوگ ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں نرا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى

باطل ہے کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں زمانے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ

بھر پر فضیلت دی ف۲۵۷ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تمہیں بری مار

الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ

دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں باقی رکھتے اور اس میں تمہارے رب

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

کا بڑا فضل ہوا ف۲۵۸ اور ہم نے موسیٰ سے ف۲۵۹ تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ف۲۶۰

ف۲۴۴ ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا۔

ف۲۴۵ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔

ف۲۴۶ کہ وہ آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔

ف۲۴۷ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انھیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو ان کیلئے مقرر فرمائی گئی تھی انھیں اللہ تعالیٰ نے غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

ف۲۴۸ اصلا تدبر و التفات نہ کرتے تھے ف۲۴۹ یعنی بنی اسرائیل کو

ف۲۵۰ یعنی مصر و شام۔

ف۲۵۱ نہروں درختوں پھلوں کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے۔

ف۲۵۲ ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو۔

ف۲۵۳ فرعون اور اس کی قوم کو دسویں محرم کو غرق کرنے کے بعد۔

ف۲۵۴ اور ان کی عبادت کرتے تھے ابن جریج نے کہا کہ یہ بت گائے کی شکل کے تھے ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل ف۲۵۵ کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ واحد لاشریک لہ ہے اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں ف۲۵۶ بت پرست ف۲۵۷ یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو تلاش کر کے بنا لیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل و احسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے ف۲۵۸ یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایاں ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو ف۲۵۹ توریت عطا فرمانے کے لیے ماہ ذوالقعدہ کی ف۲۶۰ ذی الحجہ کی۔

ف۲۶۱ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک فرما دے تو وہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال و حرام کا بیان ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں جب آپ وہ روزے پورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہن مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ روزے دار کی منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب ہے۔

ف۲۶۲ پہاڑ پر مناجات کے لیے جاتے وقت۔

بَعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ

دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا ف۲۶۱ اور موسیٰ نے ف۲۶۲ اپنے بھائی ہارون

اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾

سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ

اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا ف۲۶۳ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا

اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ

دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ف۲۶۴ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا

مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ

رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ف۲۶۵ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا

خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ

اور موسیٰ گرا بیہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا

اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۶۶ فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن

النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ

لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں

الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً

میں ہو اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ف۲۶۷ لکھ دی ہر چیز کی نصیحت

وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا

اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی

بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ

باتیں اختیار کریں ف۲۶۸ عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر ف۲۶۹ اور میں اپنی آیتوں سے انھیں

ف۲۶۳ آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کر سکیں اخبار میں وارد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طور سینا میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دیئے گئے اور آپ کے لیے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرش الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کیے اس نے اپنا کلام کریم سنا کر نوازا حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انھوں نے کچھ نہ سنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزومند بنایا (خازن وغیرہ)

ف۲۶۴ ان آنکھوں سے سوال کر کے بلکہ دیدار الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے ثابت ہوا کہ دیدار الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روز قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کیے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عارف باللہ ہیں اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے۔

ف۲۶۵ اور پہاڑ کا ثابت رہنا امر ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا جعلہ دکا اس کو پاش پاش کر دیا تو جو چیز اللہ تعالیٰ کی مجعول ہو اور جس کو وہ موجود فرمائے ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امر ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امر ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہٰذا دیدار الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں ف۲۶۶ بنی اسرائیل میں سے ف۲۶۷ توریت کی جو سات یا دس تھیں زبرجد کی یا زمرد کی ف۲۶۸ اس کے احکام پر عامل ہوں ف۲۶۹ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے حسن و عطاء نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنم مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمھیں شام میں داخل کروں گا اور گزری ہوئی امتوں کے منازل دکھاؤں گا جنھوں نے اللہ کی مخالفت کی تاکہ تمھیں اس سے عبرت حاصل ہو عطیہ عوفی کا قول ہے کہ دار الفاسقین سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں سدی کا قول ہے کہ اس سے منازل کفار مراد ہیں کلبی نے کہا کہ عاد و ثمود اور ہلاک شدہ امتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے۔

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں ف۲۷۰ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ

ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ

سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ

کریں ف۲۷۱ اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں یہ اس لیے

بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کہ انھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنھوں نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

اور آخرت کے دربار کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انھیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی جو

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

کرتے تھے اور موسیٰ کے ف۲۷۲ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ف۲۷۳ ایک

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا

بچھڑا بنا بیٹھی بےجان کا دھڑ ف۲۷۴ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انھیں

يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ

کچھ راہ بتائے ف۲۷۵ اسے لیا اور وہ ظالم تھے ف۲۷۶ اور جب

فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا

پچھتائے اور سمجھے کہ ہم بہکے بولے اگر ہمارا رب ہم پر مہر نہ

رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے اور جب موسیٰ ف۲۷۷

مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ف۲۷۸ کہا تم نے کیا بری میری جانشینی کی

ف۲۷۰ ذوالنون قدس سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اجلّ حکمت قرآن سے اہل باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تکبر کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں انھیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دونگا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں یہ ان کے عناد کی سزا ہے۔

ف۲۷۱ کہ انھیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔ یہی تکبر کا ثمرہ متکبر کا انجام ہے۔

ف۲۷۲ طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لیے جانے کے۔

ع ۱۷ / ۷

ف۲۷۳ جو انھوں نے قوم فرعون سے اپنی عید کے لیے عاریت لئے تھے۔

ف۲۷۴ اور اُس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی، جس کے اثر سے وہ۔

ف۲۷۵ ناقص ہے عاجز ہے جماد ہے یا حیوان دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

وقف لازم

ف۲۷۶ کہ انھوں نے اللہ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا۔

ف۲۷۷ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے۔

ف۲۷۸ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا۔

مِنۢ بَعۡدِیۡ ۚ اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ ۚ وَاَلۡقَی الۡاَلۡوَاحَ وَاَخَذَ

میرے بعد ف۲۷۹ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ف۲۸۰ اور تختیاں ڈال دیں ف۲۸۱ اور اپنے

بِرَاۡسِ اَخِیۡهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیۡهِ ؕ قَالَ ابۡنَ اُمَّ اِنَّ الۡقَوۡمَ

بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ف۲۸۲ کہا اے میرے ماں جائے ف۲۸۳ قوم نے مجھے کمزور

اسۡتَضۡعَفُوۡنِیۡ وَكَادُوۡا یَقۡتُلُوۡنَنِیۡ ۫ ۖ فَلَا تُشۡمِتۡ بِیَ الۡاَعۡدَآءَ

سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ف۲۸۴

وَلَا تَجۡعَلۡنِیۡ مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ

اور مجھے ظالموں میں نہ ملا ف۲۸۵ عرض کی اے میرے رب مجھے اور میرے

لِاَخِیۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِكَ ۫ ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ

بھائی کو بخش دے ف۲۸۶ اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا بیشک وہ

الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ سَیَنَالُهُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٌ

جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انھیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچنا

فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُفۡتَرِیۡنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِیۡنَ عَمِلُوا

ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان بافوں کو اور جنہوں نے برائیاں کیں

السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهَا وَاٰمَنُوۡۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا

اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا

لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنۡ مُّوۡسَی الۡغَضَبُ اَخَذَ الۡاَلۡوَاحَ ۚ ۖ

مہربان ہے ف۲۸۷ اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تختیاں اٹھالیں

وَفِیۡ نُسۡخَتِهَا هُدًی وَّرَحۡمَةٌ لِّلَّذِیۡنَ هُمۡ لِرَبِّهِمۡ یَرۡهَبُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾

اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَاخۡتَارَ مُوۡسٰی قَوۡمَهٗ سَبۡعِیۡنَ رَجُلًا لِّمِیۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡهُمُ

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدہ کے لیے چنے ف۲۸۸ پھر جب انھیں زلزلہ نے

ف۲۷۹ کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا۔
ف۲۸۰ اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا۔
ف۲۸۱ توریت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔
ف۲۸۲ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔
ف۲۸۳ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن۔
ف۲۸۴ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں۔
ف۲۸۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کر کے بارگاہِ الٰہی میں۔
ف۲۸۶ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی افراط یا تفریط ہو گئی یہ دعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعداء کی شماتت رفع کرنے کے لیے فرمائی۔
ف۲۸۷ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔
ف۲۸۸ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انھیں لے کر حاضر ہوئے

الرَّجۡفَةُ قَالَ رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهۡلِكُنَا

لیا ف۲۸۹ موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انھیں اور مجھے ہلاک کر دیتا ف۲۹۰ کیا تو ہمیں

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنۡ هِيَ اِلَّا فِتۡنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنۡ تَشَآءُ

اس کام پر ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ف۲۹۱ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے

وَتَهۡدِيۡ مَنۡ تَشَآءُ ؕ اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ

اور راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر کر اور تو سب سے بہتر

الۡغٰفِرِيۡنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكۡتُبۡ لَنَا فِيۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ اِنَّا

بخشنے والا ہے اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی لکھ ف۲۹۲ اور آخرت میں بیشک

هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ ؕ قَالَ عَذَابِيۡۤ اُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَرَحۡمَتِيۡ وَسِعَتۡ

ہم تیری طرف رجوع لائے فرمایا ف۲۹۳ میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ف۲۹۴ اور میری رحمت ہر چیز کو

كُلَّ شَيۡءٍ ؕ فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيۡنَ

گھیرے ہے ف۲۹۵ تو عنقریب میں ف۲۹۶ نعمتوں کو ان کے لیے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری

هُمۡ بِاٰيٰتِنَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ ۚ اَلَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِيَّ الۡاُمِّيَّ

آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی ف۲۹۷

الَّذِيۡ يَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِي التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ ۫ يَاۡمُرُهُمۡ

جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں ف۲۹۸ وہ انھیں

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهٰهُمۡ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ

بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور

يُحَرِّمُ عَلَيۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِيۡ

گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ ف۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو ان پر

كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ وَاتَّبَعُوا

تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی

ف۲۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ ان سے جُدا نہ ہوئے تھے (خازن) ف۲۹۰ یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انھیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا ف۲۹۱ یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف و کرم فرما ف۲۹۲ اور ہمیں توفیق طاعت مرحمت فرما ف۲۹۳ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۹۴ مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجال اعتراض نہیں ف۲۹۵ دنیا میں نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے ف۲۹۶ آخرت کی ف۲۹۷ یہاں رسول سے باجماع مفسرین سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں آپ کا ذکر وصف رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللہ اور اس کے مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں فرائض رسالت ادا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نہی و شرائع و احکام اُس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں اُس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (غیب کی خبریں دینے والے) کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ نبا خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبہ کذب سے خالی ہو قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا قُلۡ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيۡمٌ ایک جگہ ارشاد فرمایا تِلۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ ایک جگہ فرمایا فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنی ہونگے غیب کی خبریں دینے والے اور دوسری صورت میں اس کے معنی ہونگے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبِّئۡ عِبَادِيۡ دوسری آیت میں فرمایا قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن کریم میں وارد ہوا اُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے نَبَّاَنِيَ الۡعَلِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلیٰ اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں اُمّی کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (بے پڑھے) فرمایا یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً اُمّی ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اوّلین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں (خازن) سے

خاکی و براوج عرش منزل   اُمّی و کتاب خانہ در دل

(دیگر)

اُمّی و دقیقہ دان عالم   بے سایہ و سائبانِ عالم

صلوٰت اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ

ف۲۹۸ یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے حدیث حضرت عطا ابن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کیے جو توریت میں مذکور ہیں انھوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہی میں کے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں اس کے بعد انھوں نے پڑھنا شروع کیا اے نبی ہم نے تمھیں بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بد خلق ہو نہ سخت مزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ برائی سے برائی کو دفع کرو لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمھیں نہ اٹھائے گا جب تک کہ تمھاری برکت سے غیر مستقیم ملت کو اس طرح راست نہ فرما دے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انھیں ہر خوبی کے قابل کرونگا اور ہر خلق کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینان قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات و احسان کو ان کا شعار کرونگا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہار حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا احمد ان کا نام ہے خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اور گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کرونگا اور انھیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کرونگا

انھیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں اُلفت پیدا کروں گا اور ان کی اُمّت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں میرے بندے احمد مختار ان کا جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے ان کی اُمّت ہر حال میں اللہ کی کثیر حمد کرنیوالی ہے یہ چند نقول احادیث سے پیش کیے گئے کتب الٰہیہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت سے بھری ہوئی تھیں اہل کتاب ہر قرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں توریت انجیل وغیرہ ان کے ہاتھ میں تھیں اس لیے انھیں اس میں کچھ دشوار ہی نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائبل میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ

النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع قُلْ یٰۤاَیُّهَا

پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے

النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں ف۳۰۳ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ

اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول

النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ

تم راہ پاؤ اور موسٰی کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی

یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَیْنَاۤ

ف۳۰۴ انصاف کرتا اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ اور ہم نے وحی بھیجی

اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

موسیٰ کو جب اُس سے اس کی قوم نے ف۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ

تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ف۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا

وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا

اور ہم نے ان پر ابر کا سائبان کیا ف۳۰۷ اور ان پر من و سلویٰ اتارا کھاؤ

مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انھوں نے ف۳۰۸ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کا برا کرتے ہیں

وَ اِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ وَ

اور یاد کرو جب ان ف۳۰۹ سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو ف۳۱۰ اور اس میں جو چاہو کھاؤ اور

منزل ۲

ع ۱۹ ۹

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولہویں آیت میں ہے "اور میں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہے" لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایسا آنیوالا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے "اور اب میں نے تم سے اسکے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں" کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دُنیا کا سردار خاص سیّد عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں کہ حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب و انکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمھارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمھارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمھارے پاس بھیج دونگا اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لیجائیں اس کی تیرھویں آیت ہے "لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمھیں آئندہ کی خبریں دیگا" اس آیت میں بتایا گیا کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا خاص مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمھیں آئندہ کی خبریں دیگا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا، یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ف۲۹۹ یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضا سے گناہ صادر ہوں ان کو کاٹ ڈالنا۔
ف۳۰۰ یعنی احکام شاقہ جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ ف۳۰۱ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ف۳۰۲ اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دُور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے ف۳۰۳ یہ آیت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی اُمت بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سُرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا (۲) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہیں ہوئی تھیں (۳) میرے لیے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابلِ تیمم) اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رُعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کیے گئے ف۳۰۴ یعنی حق سے ف۳۰۵ تیہ میں ف۳۰۶ ہر گروہ کے لیے ایک چشمہ ف۳۰۷ تاکہ دھوپ سے امن میں رہیں ف۳۰۸ ناشکری کرکے ف۳۰۹ بنی اسرائیل ف۳۱۰ یعنی بیت المقدس میں۔

قُولُوا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيٓـٰٔتِكُمْ ۭ

کہو گناہ اُترے اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات بدل دی اس کے خلاف جس کا انھیں

الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا

حکم تھا ؁۲۱۱ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا بدلہ ان کے

يَظْلِمُونَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ

ظلم کا ؁۲۱۲ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ؁۲۱۳

إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ

جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ؁۲۱۴ جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے

يَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ ۚ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۱۶۳﴾

سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح ہم انھیں آزماتے تھے اُن کی بے حکمی کے سبب

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انھیں

عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۱۶۴﴾

سخت عذاب دینے والا بولے تمہارے ربّ کے حضور معذرت کو ؁۲۱۵ اور شاید انھیں ڈر ہو ؁۲۱۶

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوٓءِ وَ

پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انھیں ہوئی تھی ہم نے بچالیے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور

أَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَـِٔيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۱۶۵﴾

ظالموں کو برے عذاب میں پکڑا بدلہ اُن کی نافرمانی کا

فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِـِٔينَ ﴿۱۶۶﴾

پھر جب انھوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے ؁۲۱۷

؁۲۱۱ یعنی حکم تو تھا کہ حِطّۃ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں حِطّۃ توبہ و استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر حنطۃ فی شعرۃ کہتے ہوئے داخل ہوئے ؁۲۱۲ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکم الٰہی کی مخالفت کرنا ہے ؁۲۱۳ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ ان کے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکم الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے ایک قول ہے کہ مدین و طور کے درمیان زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مدین ہے بعض نے کہا ایلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ؁۲۱۴ کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں منقسم ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنھوں نے حکم الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی منع کرنے والوں کا ایک اور دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے خطا کاروں پر لعنت کی ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انھوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے انھیں دیکھنے کے لیے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آکر ان کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے ان لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم سے منع نہیں کیا تھا انھوں نے سر کے اشارے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے ؁۲۱۵ تاکہ ہم پر نہی عن المنکر ترک کرنے کا الزام نہ رہے ؁۲۱۶ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں ؁۲۱۷ وہ بندر ہو گئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہو گئے۔

ف۳۱۸ یہود ف۳۱۹ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر اور سنجاریب اور شاہان روم کو بھیجا جنھوں نے انھیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لیے ان پر جزیہ اور ذلت لازم ہوئی

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ

اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان ف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو انھیں بُری

سُوْٓءَ الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۶۷) وَ

مار چکھائے ف۳۱۹ بیشک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے ف۳۲۰ اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۲۱

قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًاۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ

اور انھیں ہم نے زمین میں متفرق کر دیا گروہ گروہ ان میں کچھ نیک ہیں ف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے

ذٰلِكَ٘ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۱۶۸)

ف۳۲۳ اور ہم نے انھیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں وہ رجوع لائیں ف۳۲۴

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ

پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے ف۳۲۶ اس دنیا کا مال

هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَاۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

لیتے ہیں ف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف۳۲۸ اور اگر ویسا ہی مال ان کے پاس اور آئے تو

يَاْخُذُوْهُؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا

لے لیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا کہ اللہ کی طرف

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

نسبت نہ کریں مگر حق اور انھوں نے اسے پڑھا ف۳۳۰ اور بیشک پچھلا گھر بہتر ہے

لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۶۹) وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ

پرہیزگاروں کو ف۳۳۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں ف۳۳۲

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ (۱۷۰) وَاِذْ نَتَقْنَا

اور انھوں نے نماز قائم رکھی ہم نیکوں کا نیگ نہیں گنواتے اور جب ہم نے

الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْۚ خُذُوْا مَاۤ

پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳ لو جو ہم نے تمہیں

ف۳۲۰ ان کے لیے جو کفر پر قائم رہیں اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

ف۳۲۱ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں۔

ف۳۲۲ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔

ف۳۲۳ جنھوں نے نافرمانی کی اور جنھوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا۔

ف۳۲۴ بھلائیوں سے نعمت و راحت اور برائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے۔

ف۳۲۵ جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں۔

ف۳۲۶ یعنی توریت کے جو انھوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ان کی حالت یہ ہے کہ۔

ف۳۲۷ بطور رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حرام ہے، لیکن پھر بھی اس گناہِ عظیم پر مصر ہیں۔

ف۳۲۸ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

ف۳۲۹ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے، جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائے گا اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مر جاتا یا معزول کر دیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے۔

ف۳۳۰ لیکن باوجود اس کے انھوں نے اس کے خلاف کیا توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لیے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کیے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ اللہ پر افترا ہے۔

ف۳۳۱ جو اللہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں۔

ف۳۳۲ اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اس میں تغییر و تبدیل روا نہیں رکھتے شانِ نزول یہ آیت اہلِ کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اس کی تحریف نہ کی اس کے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت انھیں قرآن پاک پر ایمان نصیب ہوا (خازن و مدارک) ف۳۳۳ جب بنی اسرائیل نے تکالیف شاقہ کی وجہ سے احکام توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی ایک بڑا پہاڑ جس کی مقدار ان کے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طویل ایک فرسنگ عریض تھی اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے سرداروں کے قریب کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ و ابرو تو انھوں نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کی یہی شان ہے۔

ف۳۳۴ عزم و کوشش سے ف۳۳۵ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور ان سے عہد لیا آیات و حدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہوں گے اور ان کے لیے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی ف۳۳۶ اپنے اوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لیے ہے ف۳۳۷ ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی ف۳۳۸ جیسا انھیں دیکھا ان کے اتباع و اقتدا میں ویسا ہی کرتے رہے ف۳۳۹ یہ عذر کرنے کا موقع نہ رہا جب اُن سے عہد لے لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے

اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ

دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں تم پرہیزگار ہو اور اے محبوب یاد کرو

رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى

جب تمہارے ربّ نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انھیں خود ان پر گواہ کیا

اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ

کیا میں تمہارا ربّ نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶ کہ کہیں قیامت کے دن

الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ

کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۳۳۷ یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے

اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے ف۳۳۸ تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

اہلِ باطل نے کیا ف۳۳۹ اور ہم اسی طرح آیتیں رنگ رنگ سے بیان کرتے ہیں ف۳۴۰ اور اس لیے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۳۴۱

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ

اور اے محبوب انھیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں ف۳۴۲ تو وہ ان سے صاف نکل گیا ف۳۴۳ تو شیطان

الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ

اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے

اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ

ف۳۴۴ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۳۴۵ اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے

اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ

تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے ف۳۴۶ یہ حال ہے ان کا

الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ

جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ

۲۱ ع ۱۱ اور انھوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے۔

ف۳۴۰ تاکہ بندے تدبر و تفکر کرکے حق و ایمان قبول کریں۔

ف۳۴۱ شرک و کفر سے توحید و ایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کے بتانے سے اپنے عہد و میثاق کو یاد کریں اور اس کے مطابق عمل کریں ف۳۴۲ یعنی بلعم باعور جس کا واقعہ مفسرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ انھیں یہاں سے ہٹا دے بلعم باعور نے کہا تمھارا بُرا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے ان پر دعا کروں میں جانتا ہوں جو اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت الحاح و زاری کے ساتھ انھوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی مرضی معلوم کر لوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے ربّ سے اجازت چاہی تھی مگر میرے ربّ نے ان پر دعا کرنے کی ممانعت فرما دی تب قوم نے اس کو ہدیے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کیے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے ربّ تبارک و تعالیٰ سے اجازت چاہی اس کا کچھ جواب نہ ملا اس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا الحاح و اصرار اور بھی زیادہ ہوا حتیٰ کہ انھوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لیے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لیے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اس کی زبان پر آتا تھا قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے بنی اسرائیل کے لیے دعا کرتا ہے ہمارے لیے بددعا کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اس کی زبان باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں اس آیت میں اس کا بیان ہے ف۳۴۳ اور ان کا اتباع نہ کیا ف۳۴۴ اور بلند درجہ عطا فرما کر ابرار کی منزل میں پہنچاتے ف۳۴۵ اور دنیا کا مفتون ہو گیا ف۳۴۶ یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں بتلائے حرص رہتا ہے چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار جس طرح زبان نکالنا کتے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص ان کے لیے لازم ہو گئی ہے۔

ف۳۴۷ یعنی کفار جو آیاتِ الٰہیہ میں تدبّر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللہ کے علم ازلی میں ہے ف۳۴۸ یعنی حق سے اعراض کر کے آیات الٰہیہ میں تدبّر کرنے سے محروم ہو گئے اور یہی دل کا خاص کام تھا ف۳۴۹ راہِ حق و ہدایت اور آیاتِ الٰہیہ اور دلائل توحید ف۳۵۰ موعظت و نصیحت کو بگوشِ قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امورِ دین میں ان سے نفع نہیں اٹھاتے لہٰذا ف۳۵۱ کہ اپنے قلب و حواس سے مدارکِ علمیہ و معارفِ ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو اس کو بہائم پر کیا فضیلت۔

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ

دھیان کریں کیا بُری کہاوت ہے اُن کی جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ

کا بُرا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ

يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ

کرے تو وہی نقصان میں رہے اور بیشک ہم نے جہنّم کے لیے پیدا کیے

كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۚ

بہت جن اور آدمی ف۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں ف۳۴۸

وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ

اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف۳۴۹ اور وہ کان جن سے سنتے نہیں ف۳۵۰

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ

وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ف۳۵۲ وہی غفلت میں پڑے ہیں اور

لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف۳۵۳ تو اسے ان سے پکارو اور انھیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق

فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ

سے نکلتے ہیں ف۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ف۳۵۵ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں جلد

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ

ہم انھیں آہستہ آہستہ ف۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی اور میں انھیں ڈھیل دوں گا ف۳۵۷

مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٜ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ ان کے صاحب کو جنون سے کچھ علاقہ نہیں وہ تو صاف ڈر

ف۳۵۲ کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنّم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی رُوحانی شہوانی سماوی ارضی ہے جب اس کی رُوح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات رُوح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔

ف۳۵۳ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لیے جنتی ہوا علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے شانِ نزول ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔

ف۳۵۴ اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے۔ مسائل ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسے کہ مشرکین نے الٰہ کا لات اور عزیز کا عزیٰ اور منان کا منات کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں تیسرے حسنِ ادب کی رعایت کرنا تو فقط یا ضار یا مانع یا خالق القردۃ کہنا جائز نہیں بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضار یا نافع اور یا معطی یا خالق الخلق چوتھے یہ کہ اللہ کے لیے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ رام اور پرماتما وغیرہ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلال الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں۔

ع ۲۲ / ۱۲

ف۳۵۵ یہ گروہ حق پژوہ علماء اور ہادیانِ دین کا ہے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانے کے اہلِ حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری اُمّت کا تا قیامت دینِ حق پر قائم رہے گا۔ اس کو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی ف۳۵۶ یعنی تدریجی ف۳۵۷ ان کی عمریں دراز کر کے۔

ف۳۵۸ اور میری گرفت سخت۔

ف۳۵۹ شانِ نزول جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمھیں عذابِ الٰہی سے ڈرانیوالا ہوں اور آپ نے انھیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنے والے حوادث کا ذکر کیا تو ان میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا انھوں نے تفکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دور بینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ دیکھ کر کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں ان کے مخالف ہیں اور دُنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے مُنہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کردی یہ اُن کی غلطی ہے ف۳۶۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸۴﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

سنانے والے ہیں ف۳۵۹ کیا انھوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِن شَيْءٍ ۙ وَأَنْ عَسٰى أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ

اور جو جو چیز اللہ نے بنائی ف۳۶۰ اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آگیا ہو ف۳۶۱

أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸۵﴾ مَن يُضْلِلِ اللّٰهُ

تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۳۶۲ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ

فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْأَلُونَكَ

دکھانے والا نہیں اور انھیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو

عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا

پوچھتے ہیں ف۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے

يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ

وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی

إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰهِ

مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۷﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا

لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۳۶۵ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے بُرے کا خود مختار

وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

نہیں ف۳۶۶ مگر جو اللہ چاہے ف۳۶۷ اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے

مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ

بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی ف۳۶۸ میں تو یہی ڈر ف۳۶۹ اور خوشی سنانیوالا

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ

ہوں انھیں جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳۷۰ اور

ف۳۶۱ اور وہ کفر پر مر جائیں اور ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو جائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچے سمجھے دلائل پر نظر کرے

ف۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔

ف۳۶۳ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔

ف۳۶۵ اس کے اخفاء کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام الٰہی وقت قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں۔

ف۳۶۶ شانِ نزول غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپایہ بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہوگیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے۔ عبداللہ ابن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنا ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں اُلجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر)

ف۳۶۷ وہ مالکِ حقیقی ہے جو کچھ ہے اس کی عطا سے ہے

ف۳۶۸ یہ کلام براہ ادب و تواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور برائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور برائیوں سے تنگی و تکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مؤمن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین و کافرین تمھیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمھاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی ف۳۶۹ سنانے والا ہوں کافروں کو ف۳۷۰ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اور ان دونوں نے تندرست بچہ کی دُعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا، ان کی حالت یہ ہوئی

جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا

اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ف۲۷۱ کہ اس سے چین پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ

خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا

رہ گیا ف۲۷۲ تو اسے لیے پھرا کی پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے

صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا

بچہ دے گا تو بیشک ہم شکر گزار ہوں گے پھر جب اس نے انھیں جیسا چاہیے بچہ عطا

لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾

فرمایا انھوں نے اس کی عطا میں اس کے ساجھی ٹھہرائے تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے ف۲۷۳

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ

کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ف۲۷۴ اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا

لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى

سکیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں ف۲۷۵ اور اگر تم انھیں ف۲۷۶ راہ کی طرف

الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ

بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ف۲۷۷ تم پر ایک سا ہے چاہے انھیں پکارو یا چپ

صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ

رہو ف۲۷۸ بے شک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ف۲۷۹

أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾

تو انھیں پکارو پھر وہ تمھیں جواب دیں اگر تم سچے ہو

أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ

کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا

لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ

ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں ف۲۸۰

کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ان کے اس شرک سے برتر ہے اکبیرا

ف۲۷۱ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی

ف۲۷۲ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔

ف۲۷۳ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قصی کی اولاد ہیں ان سے فرمایا گیا کہ تمھیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین و آرام پائے پھر جب ان کی درخواست کے مطابق انھیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انھوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبد مناف عبد العزیٰ عبد قصی اور عبد الدار رکھا۔

ف۲۷۴ یعنی بتوں کو جنھوں نے کچھ نہیں بنایا۔

ف۲۷۵ اس میں بتوں کی بے قدری اور بطلان شرک کا بیان اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچانے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو مشرکین جن بتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دوسرے سے بے نیاز نہیں آپ مخلوق ہیں بنانے والے کے محتاج ہیں اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انھیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کر سکتے اگر کوئی انھیں توڑ دے گرا دے جو چاہے کرے وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔

ف۲۷۶ یعنی بتوں کو

ف۲۷۷ کیونکہ وہ نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں۔

ف۲۷۸ وہ بہر حال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے ضرری ہے۔

ف۲۷۹ اور اللہ کے مملوک و مخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں اس پر بھی اگر تم انھیں معبود کہتے ہو؟

ف۲۸۰ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کم تر کو پوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو۔

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّیَ

تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۳۸۱ بیشک میرا والی اللہ

اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِیْنَ

ہے جس نے کتاب اُتاری ف۳۸۲ اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ف۳۸۳ اور جنھیں اس کے

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ

سوا پوجتے ہو وہ تمھاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ خود اپنی

یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ

مدد کریں ف۳۸۴ اور اگر تم انھیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور تو انھیں

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ

دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ف۳۸۵ اور انھیں کچھ بھی نہیں سوجھتا۔ اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ

اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا

دے ف۳۸۶ تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہی سنتا جانتا ہے بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب انھیں

مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ ۚ

کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ف۳۸۷

وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا

اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ف۳۸۸ شیطان انھیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی نہیں کرتے اور اے محبوب

لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا

جب تم اُن کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا

یُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

ہوں جو میری طرف میرے رب سے وحی ہوتی ہے یہ تمھارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت

ف۳۸۱ شانِ نزول سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بُت پرستی کی مذمّت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو بُرا کہنے والے تباہ ہو جاتے ہیں برباد ہو جاتے ہیں یہ بُت انھیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بُتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انھیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں اُن سے مدد لو اور تم بھی جو مکر و فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو مجھے تمھاری اور تمھارے معبودوں کی کچھ بھی پروا نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔

ف۳۸۲ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزت کی۔

ف۳۸۳ اور ان کا حافظ و ناصر ہے اس پر بھروسا رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمھارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

ف۳۸۴ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔

ف۳۸۵ کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے۔

ف۳۸۶ کوئی وسوسہ ڈالے۔

ف۳۸۷ اور وہ اس وسوسے کو دُور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ف۳۸۸ یعنی کفّار۔

ف۲۸۹ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لیے گوش برآواز ہونے اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قراءت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو غرض اس آیت سے قراءت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حجت قرار دیا جا سکے قراءت خلف الامام کی تائید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ مگر اس حدیث سے قراءت خلف الامام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جب کہ حدیث قراءة الامام له قراءة سے ثابت ہے کہ امام کا قراءت کرنا ہی مقتدی کا قراءت کرنا ہے تو جب امام نے قراءت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قراءت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قراءت کہاں رہی یہ قراءت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جاتا ہے اور قراءت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا

مسلمانوں کے لیے اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً

تم پر رحم ہو ف۲۸۹ اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو ف۲۹۰ زاری اور ڈر سے

وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ

اور بے آواز نکلے زبان سے صبح اور شام ف۲۹۱ اور غافلوں

مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

میں نہ ہونا بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ف۲۹۲ اس کی عبادت سے

عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ ع السجدة

تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ف۲۹۳

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ انفال مدنی ہے اور اس میں ف۱ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ف۲ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں ف۳ تو اللہ

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ

سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

رکھتے ہو ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ف۵ ان کے دل ڈر

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي

جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

ہی پر بھروسا کریں ف۶ وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں

ف۲۹۰ اوپر کی آیت کے بعد اس آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دل میں ذکر کرنا یعنی عظمت و جلال الٰہی کا استحضار لازم ہے کذا فی تفسیر ابن جریر۔ اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قراءت کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلال حق کا استحضار ذکر قلبی ہے۔ مسئلہ ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نصوص وارد ہیں، جس شخص کو جس قسم کے ذکر میں ذوق و شوق تام و اخلاص کامل میسر ہو اس کے لیے وہی افضل ہے کذا فی رد المحتار وغیرہ۔

ف۲۹۱ شام عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے، اس لیے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تاکہ بندے کے تمام اوقات قربت و طاعت میں مشغول رہیں۔

ف۲۹۲ یعنی ملائکہ مقربین ف۲۹۳ یہ آیت آیات سجدہ میں سے ہے ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہو جاتا ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے جب آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا

ف۱ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ سے شروع ہوتی ہیں اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسّی حروف ہیں ف۲ شانِ نزول حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آگئی تو اللہ تعالیٰ نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کیا آپ نے وہ مال برابر تقسیم کر دیا ف۳ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں ف۴ اور باہم اختلاف نہ کرو ف۵ تو اس کی عظمت و جلال سے ف۶ اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کر دیں

ف۷ بقدر ان کے اعمال کے کیونکہ مومنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لیے ان کے مراتب بھی جداگانہ ہیں ف۸ جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے ف۹ یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف ف۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملکِ شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پا کر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوجہل قریش کا ایک لشکرِ گراں لیکر قافلہ کی امداد کیلئے روانہ ہوا ابوسفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلہ کے ساحلِ بحر کی راہ چل پڑے اور ابوجہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا

يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے ربّ کے

رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ

پاس ف۷ اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۸ جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے ربّ نے تمہارے

بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾

گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا ف۹ اور بیشک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى

سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے ف۱۱ بعد اس کے ظاہر ہو چکی ف۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت

الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى

کی طرف ہانکے جاتے ہیں ف۱۳ اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا

الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ

کہ ان دونوں گروہوں ف۱۴ میں ایک تمہارے لیے ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں

تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ

کانٹے کا کھٹکا نہیں ف۱۵ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے ف۱۶ اور کافروں کی

دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ

جڑ کاٹ دے ف۱۷ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو جھوٹا ف۱۸ پڑے برا مانیں

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ

مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ف۱۹ تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد

بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے ف۲۰ اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو

وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور اس لیے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے ف۲۱ بیشک اللہ

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کریگا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم اس تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہی ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامان اسلحہ ہے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل سامنے آ رہا ہے اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجیے اور لشکرِ دشمن کو چھوڑ دیجیے یہ بات ناگوارِ خاطرِ اقدس ہوئی تو حضرت صدیقِ اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضیٔ مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں ہم ساتھ ہیں کبھی تخلف نہ کریں گے ہم آپ پر ایمان لائے ہم نے آپ کی تصدیق کی ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کیے ہیں ہمیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی عذر نہیں ہے حضور نے فرمایا چلو اللہ کی برکت پر بھروسا کرو اس نے مجھے وعدہ دیا ہے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آ رہی ہے اور حضور نے کفار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتا دیں اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگا دیئے اور یہ معجزہ دیکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا اس سے خطا نہ کی۔ ف۱۱ اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکرِ قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم ان کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے ف۱۲ یہ بات کہ حضرت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں حکمِ الٰہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو غیبی مدد پہنچے گی۔ ف۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ انہیں ایسا مہیب معلوم ہوتا ہے۔ ف۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلے اور ابوجہل کے لشکر ف۱۵ یعنی ابوسفیان کا قافلہ ف۱۶ دینِ حق کو غلبہ دے اس کو بلند و بالا کرے ف۱۷ اور انہیں اس طرح ہلاک کرے کہ ان میں سے کوئی باقی نہ بچے ف۱۸ یعنی اسلام کو ظہور و ثبات عطا فرمائے اور کفر کو مٹائے ف۱۹ شانِ نزول مسلم شریف کی حدیث ہے روزِ بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے یارب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یارب جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما یارب اگر تو اہلِ اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دے تو زمین میں تیری پرستش نہ ہو گی اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوشِ مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابوبکر حاضر ہوئے اور چادرِ مبارک دوشِ اقدس پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہو گئی وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ف۲۰ چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافر کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا (اقدم خیزوم) یعنی آگے بڑھ اے خیزوم (خیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہو گیا صحابہ نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کیے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمانِ سوم کی مدد ہے ابوجہل نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی مارنے والا تو ہم کو نظر نہیں آتا آپ نے فرمایا فرشتوں کی طرف سے تو کہنے لگا پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے ف۲۱ تو بندے کو چاہیے کہ اسی پر بھروسا کرے اور اپنے

زور و قوت اور اسباب و جماعت پر نازنہ کرے ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہو تو شیطان

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ⑩ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ

غالب حکمت والا ہے جب اس نے تمھیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی ف۲۲ اور آسمان

عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ

سے تم پر پانی اُتارا کہ تمھیں اس سے ستھرا کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دُور فرما

رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ⑪

دے اور تمھارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمھارے قدم جما دے ف۲۳

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ

جب اے محبوب تمھارا ربّ فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت

آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا

رکھو ف۲۴ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے

فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ⑫ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ ف۲۵ یہ اس لیے کہ انھوں نے

شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ

اللہ اور اس کے رسُول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسُول سے مخالفت کرے تو بیشک

اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑬ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ

اللہ کا عذاب سخت ہے یہ تو چکھو ف۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو

عَذَابَ النَّارِ ⑭ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

آگ کا عذاب ہے ف۲۷ اے ایمان والو جب کافروں کے لام سے تمھارا مقابلہ ہو

زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ⑮ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا

تو انھیں پیٹھ نہ دو ف۲۸ اور جو اس دن انھیں پیٹھ دے گا مگر

مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ

لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا

کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے خوفِ شدید کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انھیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے یہ اونگھ ان کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آئی جماعت کثیر کا خوفِ شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلافِ عادت ہے اسی لیے بعض علماء نے فرمایا کہ یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے۔ (خازن)

ع ۱۰ / ۱۵

ف۲۳ روزِ بدر مسلمان ریگستان میں اُترے اُن کے اور ان کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے لبِ آب قبضہ کر چکے تھے صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کیے نمازیں پڑھتے ہو تو تمھیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینہ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کیے اور وضو کیے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح و ظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی۔

ف۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انھیں بشارت دے کر۔

ف۲۵ ابو داؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لیے اُس کے درپے ہوا اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا سہل ابن حنیف فرماتے ہیں کہ روزِ بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ پڑا نہ ہو بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ھ ہجری میں پیش آیا ف۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید ہوئے یہ تو عذابِ دُنیا ہے ف۲۷ آخرت میں ف۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو۔

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ

اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا بُری جگہ پلٹنے کی ف۲۹ تم نے انھیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ

اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِیُبْلِیَ

نے ف۳۰ انھیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے

الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ

کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بیشک اللہ سُنتا جانتا ہے یہ ف۳۱ تو لو

وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنے والا ہے اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ

جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا

تم پر آچکا ف۳۲ اور اگر باز آؤ ف۳۳ تو تمھارا بھلا ہے اور اگر تم پھر شرارت کرو

نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمھارا جتھا تمھیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو اور اس کے ساتھ یہ ہے

مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو ف۳۴

وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ ۚۖ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

اور سُن سنا کر اس سے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے کہا

قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

ہم نے سُنا اور وہ نہیں سنتے ف۳۵ بیشک سب جانوروں میں بدتر

عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ف۳۶ اور اگر اللہ ان میں

فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

کچھ بھلائی ف۳۷ جانتا تو انھیں سنا دیتا اور اگر ف۳۸ سنا دیتا جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے ف۳۹

ف۲۹ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے سوائے دو حالتوں کے ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنیکے لیے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لیے پیچھے ہٹا ہو وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے۔

ف۳۰ شانِ نزول جب مسلمان جنگِ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اس کی تقویت اور تائید ہے ف۳۱ فتح و نصرت۔

ف۳۲ شانِ نزول یہ خطاب مشرکین کو ہے جنھوں نے بدر میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابوجہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دُعا کی کہ یارب ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اس کی مدد کر اور جو بُرا ہو اُسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دُعا کی تھی کہ یارب اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو توان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمھارا مانگا ہوا فیصلہ ہے اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو ان کا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ابوجہل بھی اس جنگ میں ذلت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا۔ ف۳۳ سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے۔

ع ۲/۹ ۱۶

ف۳۴ کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ف۳۵ کیونکہ جو سُن کر نفع نہ اٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہوا اس کا سننا سُننا ہی نہیں ہے یہ منافقین و مشرکین کا حال ہے مسلمانوں کو اس حال سے دور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے ف۳۶ نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان و عقل سے فائدہ نہیں اُٹھاتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ دانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں۔ شانِ نزول یہ آیت بنی عبدالدار بن قصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گونگے اندھے ہیں یہ سب لوگ جنگ احد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ ف۳۷ یعنی صدق و رغبت ف۳۸ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ ان میں صدق رغبت نہیں ہے ف۳۹ اپنے عناد اور حق سے دشمنی کے باعث۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو ف۴۰ جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ف۴۱ اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا ف۴۲ اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۴۳ جب تم تھوڑے تھے ملک میں دبے ہوئے ف۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ف۴۵ جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ف۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو ف۴۷ اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ف۴۸ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۴۹ اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے ف۵۰ تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کر لو اور تمہاری برائیاں اتار دیگا

ف۴۰ کیونکہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے بخاری شریف میں سعید بن معلی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے حضور نے انھیں پکارا انھوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا حضور نے فرمایا تمھیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی عرض کیا حضور میں نماز میں تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو عرض کیا بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا ف۴۱ اس چیز سے یا ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اس کو زندگی حاصل ہوتی ہے قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دلوں کی زندگی ہے اور اس میں نجات ہے اور عصمت دارین ہے محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ ذلت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے، بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے، اس لیے کہ شہدا اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں ف۴۲ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انھوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے، ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انھیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عن المنکر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترک فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔

ف۴۳ اے مومنین مہاجرین ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں

ف۴۴ قریش تم پر غالب تھے اور تم ف۴۵ مدینہ طیبہ میں۔

ف۴۶ یعنی اموال غنیمت جو تم میں سے پہلے کسی امت کے لیے حلال نہیں کیے گئے تھے ف۴۷ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شان نزول یہ آیت ابولبابہ ہارون بن عبد المنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آ گئے اور ان کے دل خائف ہو گئے تو ان سے ان کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کر لو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے، ان پر ایمان لے آئے تو جان و مال اہل و اولاد سب محفوظ رہیں گے مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے اس پر قوم نے کہا کہ اہل و اولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انھوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اس کے کہ وہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں اس پر انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابولبابہؓ سے ان کے تعلقات تھے اور ابولبابہؓ کا مال اور ان کی اولاد اور ان کے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے حضور نے ابولبابہؓ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے ان سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذؓ کا فیصلہ منظور کریں کہ جو کچھ وہ ہمارے حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہو ابولبابہؓ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے ابولبابہؓ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوا لیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مر جائیں یا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے وقتاً فوقتاً ان کی بی بی آ کر انھیں نمازوں کے لیے اور انسانی حاجتوں کے لیے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے

جاتے تھے حضور کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا اے ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں اُن کے لیے مغفرت کی دُعا کرتا لیکن جب انھوں نے یہ کیا ہے تو میں انھیں نہ کھولوں گا جب تک اللہ ان کی توبہ قبول نہ کرے وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی صحابہ نے انھیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انھوں نے کہا میں خدا کی قسم نہ کھلوں گا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں حضرت نے انھیں اپنے دستِ مبارک سے کھول دیا ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا میری توبہ اُس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنے مِلک سے نکال دوں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ف۴۸ کہ آخرت کے کاموں میں سدِّ راہ ہوتا ہے ف۴۹ تو عاقل کو چاہیئے کہ اسی کا طالب رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو ف۵۰ اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ

اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور اے محبوب یاد کرو جب کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ

تمھارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمھیں بند کرلیں یا شہید کردیں یا نکال دیں اور اپنا سا مکر کرتے تھے

وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو

قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ

کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں کے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ

قصے ف۵۲ اور جب بولے ف۵۳ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے

الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ

حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا

ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ

کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ

میں تشریف فرما ہو ف۵۴ اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ف۵۵ اور انھیں کیا ہے کہ

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا

اللہ انھیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں ف۵۶ اور

كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

وہ اس کے اہل نہیں ف۵۷ اس کے اولیا تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ

علم نہیں اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور

ف۵۱ اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفارِ قریش دار الندوہ (کمیٹی گھر) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لیے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمھارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا میں تمھارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمھاری مدد کروں گا انھوں نے اس کو شامل کرلیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی ابو البختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ نہایت ناقص رائے ہے یہ خبر مشہور ہوگی اور ان کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمھارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے لوگوں نے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دو، پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمھیں کچھ ضرر نہیں ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمھارے ہوش اڑا دیئے اور تمھارے دانش مندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو تم نے اس کی شیریں کلامی سیف زبانی دل کشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کرکے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اہل مجمع نے کہا شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے، اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کردیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائیگا ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گذارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خوابگاہ میں شب کو نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں حضور نے علی مرتضٰی کو شب میں اپنی خوابگاہ پر رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمھیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدیق کے غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لیے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادے سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا حضرت علی ہیں ان سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لیے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے ف۵۲ شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں ان کی کمال بے شرمی و بے حیائی ہے کہ قرآن پاک کی تحدی فرمانے اور فصحائے عرب کو قرآن کریم کے مثل ایک سورۃ بنا لانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ رہ جانے

تَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

تالی ف۵۸ تو اب عذاب چکھو ف۵۹ بدلہ اپنے کفر کا بیشک کافر اپنے

كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ف۶۰

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ

تو اب انھیں خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ف۶۱ پھر مغلوب کردیئے جائیں گے اور کافروں

كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ

کا حشر جہنّم کی طرف ہوگا اس لیے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا

الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ

فرمادے ف۶۲ اور نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر

جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ

بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان پانے والے ہیں ف۶۳ تم کافروں

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ

سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انھیں معاف فرمادیا جائیگا ف۶۴ اور اگر

يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى

پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ف۶۵ اور ان سے لڑو یہاں تک

لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

کہ کوئی فساد ف۶۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ

اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

اُن کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ف۶۷ تو جان لو کہ اللہ تمھارا

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

مولیٰ ہے ف۶۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار

کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسا ادعائے باطل کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے ف۵۳ کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے ف۵۴ کیونکر رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اُس کے نبی موجود ہوں اُن پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ نازل ہوا جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئیگا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود آگیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ محمد بن اسحاق نے کہا کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بھی کفار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا اللہ عزوجل نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یارب اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر نازل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا کیونکہ کوئی اُمت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی کس قدر معارض اقوال ہیں۔

ع ۹ — ۱۸

ف۵۵ اس آیت سے ثابت ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے دو امانتیں اتاریں ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا ایک ان کا استغفار کرنا۔

ف۵۶ اور مومنین کو طواف کعبہ کے لیے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حدیبیہ کے سال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا۔

ف۵۷ اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں۔

ف۵۸ یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل ان کا یا تو اس اعتقاد باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ اُن کے اس شور سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو۔ ف۵۹ قتل و قید کا بدر میں۔

ف۶۰ یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں۔ شانِ نزول یہ آیت کفار میں سے ان بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی، جنھوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک ان میں سے لشکر کو کھانا دیتا ہر روز دس اونٹ ف۶۱ کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا۔

ف۶۲ یعنی گروہ کفار کو گروہ مومنین سے ممتاز کردے ف۶۳ کہ دنیا و آخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کرکے عذاب آخرت مول لیا ف۶۴ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہو جاتے ہیں ف۶۵ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے ف۶۶ یعنی شرک ف۶۷ ایمان لانے سے ف۶۸ تم اسکی مدد پر بھروسا رکھو۔